آغاخان یونیورسٹی ایگزامینیشن بورڈ

ایس ایس سی، سال اوّل، جون 2015 پرچہ اِسلامیات کے ای مارکنگ نکات

تعارف:

اس رپورٹ میں طلبہ کے ہر سوال کی کارکردگی پر عمومی تاثرات اور طلبہ کے جوابات کی چند مخصوص مثالیں، جو دیے گئے تاثرات کی توجیح کرتی ہیں، شامل ہیں۔ برائے مہربانی اس بات کو مدِّ نظر رکھا جائے کہ یہ بیانیہ تاثرات ای مارکنگ سیشن سے جمع کیے گئے ہیں جو بہتر اور کمزور جوابات کے عمومی خیال کو ظاہر کرتے ہیں جبکہ اس دستاویز میں شامل کیے گئے طالبِ علموں کے جوابات دیے گئے تاثرات میں سے چند مخصوص مثالوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔

ای۔ مارکنگ نوٹس :

یہ رپورٹ پرچے میں شامل ہر سوال پر طلبہ کی کارکردگی پر ممتحنوں کی رائے اور طلبہ کی طرف سے دیے گئے جوابات کی چند مثالوں پر مشتمل ہے۔ یہرائے طلبہ کی طرف سے دیے گئے بہتر اور کمزور جوابات کے بارے میں ای مارکنگ میں حصّہ لینے والے ممتحنوں کے مجموعی تاثر کی بنیاد پر مرتب کی گئی ہے، لیکن یہ ذہن میں رہے کہ یہاں پیش کیے گئے طلبہ کے جوابات صرف مثال کے طور پر دیے گئے ہیں۔

ایس ایس سی سال اوّل(SSC I) اسلامیات کا پرچہ دوم چھے سوالات پر مشتمل ہے۔ سوال نمبر ایک (نصاب میں قرآن کے حصّے سے ہے) جس کے دو جُز (الف اور ب) ہیں اور سوال نمبر دو (نصاب میں حدیث کے حصّے سے ہے) کے بھی دو جُز (الف اور ب) ہیں۔ پرچے کے اس حصّے میں CRQ کے ذریعے طلبہ کی لغوی اور گہری معنوی سمجھ بوجھ کے ساتھ ان کی استدلالی صلاحیت کی بھی جانچ ہوتی ہے۔ سوال نمبر تین اور چار موضوعاتی مطالعے کے حصّے سے لیے گئے ہیں۔ سوال نمبر پانچ مسلم ثقافتوں کے حصّے سے لیا گیا ہے یہ بھی CRQ میں شامل ہے۔ موضوعاتی مطالعے کے حصّے سے ERQ یعنی تفصیلی جوابات کے دو سوالات لیے گئے ہیں جن میں طلبہ کو کسی ایک سوال کے انتخاب کی سہولت حاصل ہے۔

اساتذہ اور طلبہ کو علم ہونا چاہیے کہ سوال ایسے انداز میں پوچھا جاسکتا ہے جس سے کسی SLO کے مطابق ان کی معلومات، سمجھ بوجھ اور علم کا اطلاق جو انہوں نے نصاب کی تکمیل کے دوران کیا ہے، اس کی بھی جانچ کی جاسکتی ہے۔

طلبہ کو یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ کسی بھی سوال کے دیے گئے مارکس دراصل جواب لکھنے کے لیے مہیا کی گئی جگہ کے مطابق ہوتے ہیں جو اس بات کی نشان دہی کرتے ہیں کہ مطلوبہ جواب کتنا طویل ہونا چاہیے۔ زیادہ مارکس / نمبرات کے حصول کے لیے غیر ضروری طوالت درکار نہیں۔ مخصوص جگہ سے زیادہ لکھنا دوسرے سوالات کے لیے دیے گئے وقت کو ضائع کرنے کا سبب بن سکتا ہے۔

طلبہ کے لیے ضروری ہے کہ وہ SLOs میں استعمال ہونے والے Command Word / کلماتِ امریہ سے واقف ہوں کیوں کہ یہی Command Words / کلماتِ امریہ سوالات میں بھی استعمال ہوتے ہیں ۔ اگرچہ یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ تمام سوالات میں Command Words / کلماتِ امریہ استعمال نہیں ہوتے اور "کیوں"، "کیا" اور "کیسے" طرح کے سوالیہ الفاظ بھی سوالات کا حصّہ ہو سکتے ہیں۔

تفصیلی تاثرات:

سوال نمبر 1:

(الف)

ترجمہ: "اے اہلِ ایمان جب میدانِ جنگ میں کفار سے تمہارا مقابلہ ہو تو ان سے پیٹھ نہ پھیرنا۔"

درج بالا آیت کی روشنی میں ایک مجاہد کے لیے کفّار سے مقابلے کی صورت میں پیٹھ پھیرنا کیوں جائز نہیں ہے؟ **تین نکات میں اپنی رائے کا اظہار کیجیے۔**

بہتر جواب: طلبہ کی اکثریت نے جواب میں مکمل نکات اچھے انداز میں تحریر کیے ہیں مثلاً اگر میدانِ جنگ سے پیٹھ پھیریں گے تو مسلمانوں کا رعب اور دبدبہ ختم ہو جائے گا اور ان کا مذاق اُڑے گا لہٰذا میدانِ جنگ میں ڈٹ کر مقابلہ کرنا چاہیے۔ اکثر طلبہ نے آیت کی روشنی میں نکات کی وضاحت بہتر طریقے سے کی ہے۔

مثال:

مجاہد کے لیے پیٹھ پھیر کر بھاگنا اس لیے جائز نہیں ہیں کیونکہ اس سے
مسلمانوں کا رعب و دبدبہ کفار پر سے ختم ہو جائے گا، کفار مسلمانوں
کو بزدل سمجھے گے اور پیٹھ پھیرنا مسلمانوں جیسے بہادروں کا کام نہیں
ہیں اور کفار مسلمانوں کو کمزور سمجھے گے اور کہے گے کہ اللہ نے ان
کی مدد نہیں کی لہذا مذاق بھی اڑائے گے تو اس لیے پیٹھ پھیرنا بالکل
بھی جائز نہیں بلکہ ان سے ڈٹ کر مقابلہ کرنا چاہیے۔

ناقص جواب: طلبہ کی قلیل تعداد نے سوال کو بغیر سمجھے غیر متعلقہ باتیں جواب میں لکھنے کی کوشش کی ہے جو کسی بھی صورت مطلوبہ جواب سے مطابقت نہیں رکھتیں۔ جواب کا تاثر کچھ یوں ہے کہ نصاب میں شامل قرآن کی آیات کو غور سے پڑھا گیا اور نہ ہی سمجھا گیا ہے۔

مثال:

① کیونکہ وہ کفار تھے اور انھوں نے اسلام قبول نہیں
کیا اور یہ اللہ کا حکم تھا مسلمانوں کو۔
② اور ایک وجہ یہ بھی تھی کہ مسلمانوں اور کفاروں کی
کی جنگ مال غنیمت کی وجہ سے تھی اور مسلمانوں
کو وہ حاصل کرنا تھا۔
③ انھیں اپنے مال کی حفاظت کرنی تھی اور کفار کو ختم کرنا تھا

(ب)

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصۡلِحُوۡا ذَاتَ بَيۡنِكُمۡ وَاَطِيۡعُوا اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗۤ اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ۔ (سورۃ انفال آیت نمبر 1)

درج بالا آیت کی روشنی میں امتّ مسلمہ کن باتوں پر عمل پیرا ہو کر کامیابی کی طرف گامزن ہو سکتی ہے؟ تین نکات میں بیان کیجیے۔

بہتر جواب: اکثر طلبہ نے اس سوال کا جواب توقع کے مطابق دیا ہے۔ مذکورہ آیت کی روشنی میں اُمّتِ مسلمہ کو کامیابی حاصل کرنے کے لیے میدانِ جہاد میں جن احکامِ الٰہی کو مدِّ نظر رکھنا چاہیے، وہ جواب میں موجود نکات سے واضح نظر آتے ہیں۔ جواب میں نکات کا تسلسل جواب کو بہتر بنا رہا ہے یہ کہنا بے جا نہ ہو گا کہ سوال کو بخوبی سمجھ کر جواب تحریر کیا گیا ہے۔

مثال:

ج: اس کی روشنی میں اللہ تعالیٰ امتِ مسلمہ کو کچھ باتوں پر عمل پیرا ہو کر کامیابی کی طرف گامزن کر رہا ہے۔ پہلا تو یہ کہ آپس میں صلح کرو اور دوسرا یہ کہ مالِ غنیمت کے بارے میں آپس میں مت جھگڑو کیونکہ مالِ غنیمت اللہ اور اس کے رسول کا ہے۔ پھر رسول جس طرح چاہیں اس کی تقسیم کریں۔ اس کے علاوہ صلح کے ساتھ اتحاد کو قائم رکھو کیونکہ اتحاد سے مسلمانوں کی تدبیریں کمزور نہیں ہوں گی اور ان کا وقار مضبوط رہے گا جس سے وہ کتنی ہی کثیر تعداد فوج کو شکست دے سکتے ہیں۔

ناقص جواب: طلبہ کی قلیل تعداد نے نہ تو آیت کو سمجھا اور نہ ہی سوال کو سمجھا اور اپنی مرضی سے تین نکات بے ہنگم انداز میں لکھ دیے۔ جو سوال سے مطابقت نہیں رکھتے ہیں۔ مذکورہ آیت کی روشنی میں اُمّتِ مسلمہ کو کامیابی حاصل کرنے کے لیے میدانِ جہاد میں جن احکامِ الٰہی کو مدِّ نظر رکھنا چاہیے، وہ جواب میں موجود نہیں ہیں۔ بعض طلبہ کے جوابات میں نکات کا تسلسل بھی نہیں ہے۔

مثال:

(1) امّت مسلمان کو کفار کے تعداد کم دکائی گئی۔

(2) ان کو اللہ تعالیٰ نے طاقتور بنا دیا۔

(3) اور ان کو ہمت دے لڑنے کے لئے۔

① امت مسلمہ نے رسول اللہ کی ہر بات کو سنا اور اس پر عمل
کیا جس کی وجہ سے ان انجام اچھا نکلا۔
② انھوں نے قرآن کی تعلیمات حاصل کی اور ان پر عمل پیرا
ہونے کی کوشش کی۔
③ آپ کی باتوں پہ عمل کرنے کے لیے ان کو جو کچھ کرنا
پڑا وہ انھوں نے کیا۔

سوال نمبر2:

(الف)

اِنَّ اَکْمَلَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَاناً اَحْسَنُھُمْ خُلُقاً۔ (حدیث نمبر10)

ترجمہ: یقیناً مومنوں میں سے کامل ترین ایمان والا وہ ہے جو ان میں اخلاق کے لحاظ سے سب سے اچھا ہے۔

ایمان کی تکمیل کے لیے حسنِ اخلاق کی اہمیت پر تین نکات میں بحث کیجیے۔

بہتر جواب: اکثر طلبہ نے بہترین نوعیت کا جواب تحریر کیا ہے۔ مثلاً اچھے اخلاق مومن کے لیے کس قدر اہم ہیں واضح نکات کی صورت میں تحریر کیا گیا۔ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے حسن خلق کو ایمان کی تکمیل کا پیمانہ قرار دیا ہے۔ ایک پر سکون معاشرے کے لیے حسنِ اخلاق بہت ضروری ہے کیونکہ انسان کی یہ صفت اس کو دوسرے لوگوں میں ممتاز کرتی ہے اور نفرتوں کو محبت میں ڈھال دیتی ہے۔ مسلمانو ں کا ایک دوسرے سے ملنا اور معاملات میں حسنِ اخلاق سے پیش آنا۔ ایک بہترین انسان کی نشانی ہے۔ لہٰذا ایسا جواب بہتر جواب کے زُمرے میں آتا ہے۔

مثال I:

بے شک ہم میں سے سب سے اچھا وہ جو اخلاق میں اچھا ہو وہ اس طرح کہ ① جس کا اخلاق اچھا ہوتا ہے اللہ اسے کامیابی عطا کرتا ہے کیونکہ وہ ہر کسی کی عزت کرتا ہے اور اللہ کی نافرمانی نہیں کرتا۔ ② وہ آپ کی سنتوں پر چلتا، ہر چیز صحیح سے کرتا ہے اور اپنی سب سے ایمان مکمل ہوتا ہے ③ خوش اخلاق انسان معاشرے کے لیے اچھا ثابت ہوتا ہے [illegible] کا علم اسے ہوتا ہے اور اچھے برے میں فرق پہچان سکتا ہے جو تکمیل ایمان ہے

ناقص جواب: بعض طلبہ نے سوال کے تقاضے کو پورا کرتے ہوئے درست اور متعلقہ نکات تحریر نہیں کیے۔ جوابات سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ طلبہ میں حسنِ اخلاق کی اہمیت سے متعلق معلومات کا فقدان ہے۔ کیونکہ کچھ طلبہ نے ایک ہی بات کو دہرانے کی کوشش کی ہے جو سوال کے جواب کے تقاضوں کو پورا نہیں کرتی ہے۔

مثال:

1) درج بالا حدیث میں اس بات کی اہمیت بتائی گئی ہے کہ کسی بھی مومن کا ایمان صرف تب ہی مکمل ہوتا ہے جب اس کا اخلاق اچھا ہو۔

2)

(ب)

اِنَّ اَکْمَلَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُھُمْ خُلُقًا۔ (حدیث نمبر 10)

درج بالا حدیث کی روشنی میں حسن اخلاق سے معاشرے پر کیا اثرات مرتب ہوسکتے ہیں؟ **تین نکات میں تحریر کیجیے؟**

بہتر جواب :

سوال میں دی گئی حدیث کے حوالے سے یہ پوچھا گیا ہے کہ اس حدیث میں کیا تعلیم دی گئی ہے جو تین نکات میں بیان کرنا تھی۔ طلبہ کی اکثریت نے اس کا جواب تین بہت واضح نکات میں تحریر کیا ہے۔ جیسا سوال کا تقاضہ ہے ویسا ہی جواب دیا گیا ہے۔ اور مکمل معاشرتی اثرات کو تحریر کرکے اچھا جواب تحریر کیا۔

مثال:

1) معاشرے میں امن قائم ہوگا۔
2) لوگوں کے درمیان اتحاد بڑھے گا۔
3) معاشرہ برائی سے دور رہے گا۔

اخلاق ہمارے معاشرے میں تمام ان برائیوں کو ختم کرسکتا ہے جو ہمارے معاشرے کو خراب کرنے کی جڑ ہیں۔ جب ہمارے معاشرے میں ہر شخص اخلاق اپنائے گا تو ہمارا معاشرا جھوٹ، رشوت، دھوکا، فریب، چوری، سود، حرام اور کئی تمام برائیوں سے پاک ہوجائے گا جس سے آنے والی نسل پر اچھا اثر پڑے گا اور وہ اخلاق جیسی اچھی چیز کو اپنائے گی۔ اس سے ہمارا معاشرہ ترقی کرے گا اور جہالت ختم ہوجائے گی۔

ناقص جواب: اس سوال کا اہم پہلو معاشرے پر حسنِ اخلاق کے اثرات تھا لیکن کچھ طلبہ نے جزوی طور پر بے ربط الفاظ میں چند جملے لکھنے کی کوشش کی ہے۔ اور ایک ہی جملے کو کئی بار دہرایا گیا ہے۔

مثال:

حسن اخلاق سے معاشرے پر یہ اثرات مرتب ہوسکتے ہیں۔
معاشرے کے مسلمانوں کے اندر حسن اخلاق پیدا ہوسکتا ہے۔
معاشرے کے مسلمان حسن اخلاق سکھی گے۔

سوال نمبر 3:

اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے سے ہماری انفرادی زندگی پر کیا اثر پڑتا ہے؟ تین نکات میں اُجاگر کیجیے۔ اپنے جواب میں قرآن مجید کی ایک آیت کا حوالہ بھی دیجیے۔

بہتر جواب:

طلبہ کی اکثریت نے سوال کو بہتر انداز میں سمجھ کر نکات کی صورت میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا انفرادی زندگی پر اثر تین نکات میں تحریر کیا۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے انفرادی زندگی پر جو اثرات مرتب ہوتے ہیں، تحریر کیے اور اپنے جواب کی وضاحت کے لیے آیت کا حوالہ بھی دیا۔

مثال I:

• اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے سے ہماری انفرادی زندگی پر یہ اثرات ہوتے ہیں
کہ ہم سیدھے راستے پر چلنے لگتے ہیں۔ اللہ کے حکم پر عمل کرتے ہیں۔
• ہمارے دل میں اللہ کا خوف بڑھ جاتا ہے اور ہمارا ایمان بڑھنے
لگتا ہے۔ اللہ کی محبت سے ہمارے ایمان میں ترقی ہونے لگتی ہے۔
• اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے ہم اللہ پر توکل کرنے لگتے ہیں ہم ہر کام میں
محنت اور کوشش کرنے کے بعد اللہ پر توکل کرتے ہیں۔
قرآن کریم میں ارشاد ہے "جس نے رسول ﷺ کی اطاعت کی اسنے میری اطاعت کی"
ایک اور ارشاد ہے۔ "اور اطاعت کرو اللہ اور اس کے رسول کی"

ناقص جواب: اس جواب میں بعض طلبہ نے سوال کے تقاضوں کو بالکل فراموش کر دیا اور امتحانی پرچے میں دیے گئے سوال کو دہراتے ہوئے بے ربط جملے لکھے۔ جس سے لکھے گئے جواب کا تاثر ناقص ہو گیا۔

مثال:

ج: اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے سے ہماری انفرادی
زندگی پر کیا اثر پڑتا ہے۔ اور اس میں سے ایک آیت
ہے لگی دکھنے زندگی مسلمان ان میں سے بہت بھی
دیکھے ہماری قرآن مجید کی آیت ہے۔ اور وہ بھی
ہمیں کیا اس آیت میں ہے۔

سوال نمبر4:
عقیدۂ ختمِ نبوت پر یقین رکھنے سے کس طرح ایک مسلمان کی زندگی پر مثبت اثرات مرتب ہوسکتے ہیں؟ چار نکات میں وضاحت کیجیے۔

بہتر جواب: سوال کی تفہیم رکھتے ہوئے اکثر طلبہ نے ایک مسلمان کی زندگی میں عقیدۂ ختمِ نبوت کی اہمیت اور اس کے اثرات کو بہتر انداز میں لکھا بہتر انداز میں وضاحت بھی کی۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ طلبہ کو اس کی صحیح معلومات حاصل ہیں۔

مثال:

عقیدہ ختم نبوت ایک عقیدہ ہے جس پر ہر مسلمان کا یقین ہونا لازمی ہے۔ اس
عقیدے کے ذریعے ہم اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ حضرت آدمؑ اللہ تعالیٰ پہلے
نبی و پیغمبر تھے اور حضرت محمدﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی و رسول ہیں اور انکی پر
نبوت کا سلسلہ ختم ہوتا ہے۔ جو شخص اس عقیدے پر یقین نہیں رکھتا وہ
اسلام کے دائرے سے خارج ہوجاتا ہے کیونکہ اس عقیدے کے ذریعے ہم تمام انبیاء
پر یقین کرنے کا اظہار کرتے ہیں۔ اسی عقیدے سے ایک مسلمان پر یہ اثرات مرتب
ہوتے ہیں کہ وہ ہر انبیاء پر یقین رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "محمد تم میں سے
کسی مرد کے باپ نہیں، آپﷺ اللہ کے رسول اور خاتم انبیاء ہیں"۔

ناقص جواب:

بعض طلبہ کے جوابات سوال کا پورا احاطہ نہیں کرتے۔ کچھ طلبہ نے مثبت اثرات کو ٹوٹے پھوٹے جملوں میں بیان کرنے کی محض کوشش کی ہے۔ جس سے اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ طلبہ کی معلومات ناقص ہیں جن کی وجہ سے سوال کو سمجھ کر صحیح طور پر جواب تحریر نہیں کر سکے۔ سوال سے ہٹ کر غیر متعلقہ جوابات تحریر کیے گئے۔

مثال:

عقیدہ ختم نبوت پر یقین رکھنے سے اس طرح ایک مسلمان کی زندگی پر مثبت اثرات مرتب ہو سکتے ہیں:

(1) اللہ کا خوف کم ہو جائے گا۔

(2) ~~لو~~ ایمان کمزور ہو جائے گا۔

(3)

سوال نمبر 5:

دورِ حاضر میں مسلمانوں کو درپیش علمی مسائل میں سے کسی دو مسائل کی نشان دہی کرتے ہوئے اُن کے سدّباب کی دو تجاویز پیش کیجیے۔

بہتر جواب: طلبہ کی اکثریت نے جواب ہر لحاظ سے مکمل اور جامع تحریر کیا ہے۔ دو مسائل اور اُن کے سدِّباب کے لیے دو تجاویز بہتر طریقے سے تحریر کی گئی ہیں۔ جس میں تحریر کیا گیا کہ مسلمانوں کو کئی مسائل درپیش ہیں جیسے مہنگی تعلیم، مخلوط تعلیم، وسائل کی کمی، فرسودہ نظام تعلیم، معیاری درس گاہوں کی کمی، فرسودہ نصاب، پیشہ ورانہ تعلیم کی کمی، کم تعلیم یافتہ اساتذہ۔ اور ان مسائل کے سدِّباب کی تجاویز بھی تحریر کی گئیں۔ اسکول اور کالج بنائے جائیں اور اعلیٰ تعلیم یافتہ اساتذہ بھرتی کیے جائیں۔ پیشہ ورانہ تعلیم کے لیے ادارے مہیا کیے جائیں اور ان میں تعلیم یافتہ اساتذہ بھرتی کیے جائیں۔ اپنے جواب میں یہ بھی تحریر کی کہ نظامِ تعلیم کو بہتر بنایا جائے اور ملک و قوم سے مخلص افراد کو یہ ذمّے داریاں تفویض کی جائیں۔

مثال:

دورِ حاضر میں مسلمانوں کو تمام علمی مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے:
① مسلمان علم حاصل کرنے کے لیے دوسروں کا سہارا اٹھاتے ہیں حالانکہ قرآن مجید میں تمام ہدایات موجود ہیں۔ اور قرآن مجید مسلمانوں کے لیے اللہ کی طرف سے نعمت ہے۔
② مسلمان جدید دور کے حساب سے وہ علم حاصل نہیں کرتے جس سے وہ ترقی کریں۔

تجاویز:
① مسلمانوں کو چاہیے کہ قرآن کا سہارا لیں اور اس کی مدد سے علم حاصل کریں اور اسے آگے پہنچائیں
② مسلمانوں کو دوسری قوموں کی طرح ترقی کرنے کے لیے سائنسی علم کی بہت ضرورت ہے تاکہ وہ بھی اس جدید دور کے حساب سے دوسری قوموں کی طرح ترقی کریں۔

ناقص جواب: بعض طلبہ نے سوال کو سمجھا ہی نہیں اور اپنے طور سے آیات اور احادیث کے ترجمے لکھ دیے جو سوال سے متعلق نہیں ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اپنے اندازے سے صرف جواب کی جگہ کو پُر کرنے کے لیے غیر متعلقہ باتیں تحریر کی گئی ہیں۔

مثال:

دورِ حاضر میں مسلمانوں کو دو علمی مسائل درپیش ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں
۱۔ اللہ پر بھروسہ نہیں رکھتے جس کی وجہ سے انکا ایمان کمزور ہے اور ہر چیز کے فیصلے سے پہلے وہ بہت سوچتے ہیں۔
۲۔ اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے اور سمجھتے ہیں کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے مال کم ہو جائے گا۔

تجاویز:
۱) اللہ پر بھروسہ رکھیں اور اللہ کی عبادت کریں تاکہ اللہ سے قربت محسوس کریں
۲) اللہ کی راہ میں مال خرچ کریں تاکہ اللہ ان کے مال میں برکت عطا فرمائے۔

سوال نمبر6:

(الف)

بحیثیت طالبِ علم آپ جہالت کے خاتمے کے لیے کیا کردار ادا کرسکتے ہیں؟ قرآن و حدیث کی روشنی میں کوئی **تین** نکات تحریر کیجیے۔

بہتر جواب: اطلاق کے اس سوال کا جواب تحریر کرنے کے لیے جن معلومات اور سمجھ بوجھ کا تقاضا تھا اکثر طلبہ نے ان کے مطابق جوابات تحریر کیے۔ تین نکات جہالت کے خاتمے سے متعلق تحریر کیے۔ آیت اور حدیث کے ترجمے بھی شامل کیے گئے۔ طلبہ نے سوال کے تمام تقاضوں کو بحسنِ خوبی بیان کیا ہے۔ قرآ و حدیث کا حولہ بھی دیا گیا اور جہالت کے خاتمے کے لیے کیا کرنا چاہیے بھرپور انداز میں تحریر کیا گیا مثلاً سب سے پہلے تو خود اعلی سے اعلی تعلیم حاصل کرنا ہوگی۔ علم کو دوسرے لوگوں تک پہنچانے کی سعی کرنا ہوگی۔ پیشہ ورانہ تعلیم حاصل کر کے ملک کی ترقی کے لیے کام کرنا ہوگا۔ بغیر فیس اسکول کھول کر غریب بچوں کو تعلیم دلوانا ہوگی۔ معاشرے میں تعلیم کے فروغ کے لیے سیمینار منعقد کرانا ہوں گے۔

مثال:

① بحیثیت طالب علم ہمیں چاہیئے کہ ہم علم کو بوجھ سمجھ کر نہیں بلکہ اس لئے حاصل کریں کہ خدا اس سے ہمارے درجات بلند فرمائے گا۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

"تم لوگوں میں سے جو اہل ایمان ہیں اور جنہیں علم بخشا گیا ہے خدا ان کے درجات بلند کرے گا۔"

کوشش کریں کہ ایسا علم حاصل کریں جس سے سبھی کو فائدہ پہنچے۔

② فارغ التحصیل ہو کر ہمیں چاہیئے کہ علم کے فروغ کے لئے ایسے علاقوں میں جا کر علم کی اہمیت اجاگر کریں جہاں لوگ علم کی فضیلت سے روشناس نہیں ہے جیسا کہ آپؐ کا ارشاد ہے:" علم حاصل کرنا ہر مرد و عورت پر فرض ہے"۔

③ حکومت کی مدد سے ایسے اسکول کھلوائیں جن میں بچوں کو مفت تعلیم دی جائے اور ایسے اساتذہ کا چناؤ کریں تو واقعی علم کی راہ میں مہارت رکھتے ہوں۔ زیادہ سے زیادہ علم کو پھیلائیں۔ کیونکہ آپؐ اپنے اصحاب سے فرماتے تھے:" مجھ سے ایک آیت بھی سنو تو اس کو آگے پہنچادو یعنی اس کی تبلیغ کرو"۔

ناقص جواب: *بعض طلبہ کے جوابات یا تو نامکمل ہیں یا غیر متعلقہ ہیں۔ طلبہ نے سوال کے تقاضوں کو یکسر نظرانداز کردیا ہے۔ جواب میں جہالت کو ختم کرنے کے لیے ایک طالبِ علم کا کردار لکھنے کے بجائے صرف حدیثِ رسول صلّی اللہ علیہِ وآلہٖ وسلّم لکھ دی جو سوال کا تقاضا پورا نہیں کرتی ہے۔*

مثال:

ج: علم جنت کا ایک راستہ ہے. علم حاصل کرنا
ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے. آپؐ فرماتے
ہے. ماں کی گود سے لے کر قبر تک کا کرو اور
آپؐ فرماتے ہیں سے اقرء ہے. جس کا مطلب پڑھ ہے.
علم حاصل کرنے بہت ضروری ہے. اس لیے کر سکتے
ہیں.

(ب)

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی محبت واطاعت ایک مسلمان کے لیے کیوں ضروری ہے؟ نیز اس کے اس عمل سے کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟

بہتر جواب:

طلبہ کی اکثریت نے اپنے جواب میں نا صرف سوال کے تمام تقاضوں کو پورا کیا ہے بلکہ آیات اور احادیث کی روشنی میں بہترین نکات تحریر کیے ہیں جو تفصیلی جواب کے تمام تقاضوں کو پورا کرتے ہیں ایسے جوابات ہیں جن کے تمام جملے واضح اور عام فہم ہیں۔ بہترین اور جامع جوابات ہیں۔

مثال:

اطاعت فرمانبرداری، اتباع اور محبت کے معنوں میں آتا ہے۔ اطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ
وسلم کا تقاضا ہے کہ ان کے تمام فرمودات پر دل سے عمل کیا جائے، سنتوں کی پابندی کی جائے
ور اللہ کے احکام کو مانا جائے۔ اس سب سے ہمیں بندۂ مومن ہونے کا شرف حاصل ہوگا۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں ارشاد ہے: "تم میں کوئی شخص اس وقت تک مومن
ہیں ہو سکتا ہے جب تک اس کی خواہشات ان تعلیمات کے تابع نہ ہو جائے جو میں لایا ہوں۔"
اللہ کا ارشاد ہے کہ اگر تم مجھ سے محبت کرتے ہو تو میرے رسول کی اتباع کرو، میں تم سے محبت
کروں گا اور تمہارے تمام گناہ بخش دوں گا۔ (سورۃ آل عمران) یعنی اللہ کی محبت ہی صرف
کافی بلکہ اس کے رسول کی اطاعت بھی ضروری ہے۔ اطاعت مسلمان کو اللہ کے عذاب سے، جنت کی محرومی
سے اور اللہ کا ناپسندیدہ شخص بننے سے نجات دلاتی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ "جو شخص اللہ
اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا وہ جنت میں داخل کیا جائے اور جو نافرمانی کرے گا تو
گویا اس نے خود جنت میں داخل ہونے سے انکار کر دیا (سورۃ النساء)۔ اس عمل سے معاشرے
میں لوگ حقوق العباد پر عمل کرتے ہیں جس سے امن و امان قائم ہوتا ہے اور معاشرہ ترقی کی طرف گامزن
ہوتا ہے۔ فتنہ فساد ختم ہوتا ہے۔ رواداری، اعتدال، انصاف، سچائی جیسی صفات
معاشرے میں عام ہو جاتی ہیں۔

ناقص جواب: بعض طلبہ نے سوال کو اچھی طرح سمجھا نہیں اور اس کے تقاضوں کو پورا نہیں کیا اور جواب میں مطلوبہ نکات تحریر نہیں کیے گئے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سوال کو سمجھے بغیر یا ناواقفیت کی بنا پر جگہ کو پُر کرنے کے لیے غیر متعلقہ باتیں تحریر کی گئی ہیں۔

مثال:

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت و اطاعت
ایک مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ طالب علم آپ علیم حاصل کرنے
ہونا اور ہم کس قرآن و حدیث کی اللہ نے فرمایا کہ جو تمہارے
سے چھوٹوں پر رحم نہ کرنے وہ ہم میں سے نہیں اور اللہ تعالیٰ
نے انسان پیدا کیا اور کائنات کا مشاہدت کا حاصل وقف اور
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت و اطاعت کا فرض ہے،
کہ مسلمان ہم سب ہیں اور جو نماز ادا نہ کرنے وہ مسلمان میں
نہیں اور کس دعوت کا علم غیر علم آپ نے سکھا اور دوسرے
لوگوں کو سکھانا اس اللہ تعالیٰ سب شوق ہوتی ہے اور
ان اور علم میں اور اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ میرا علم
میں زیادہ فرمایا ہوں کیا ہے،
یقینا مومنوں سے کامل ترین ایمان والے وہ ہیں جو ان کے اخلاق
کے لحاظ سب سے اچھا ہے